Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہنامہ

تشحیذ الاذہان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچّوں اور بچّیوں کا پیارا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

جلد ۱۵	وفا ۱۳۵۱ ہش	جولائی ۱۹۷۲ء	شمارہ ۷

ایڈیٹر :-

محمد شفیق قیصر

نائبین :-

منیر الدین شمس ۔ نصیر احمد

کتابت :- حمید الدین

سالانہ چندہ :- ۵ روپے	ہوائی ڈاک :- ۱۸ روپے
فی پرچہ :- ۵۰ پیسے	بحری ڈاک :- ۸ روپے

پبلشر :- محمد شفیق قیصر مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت :- دفتر تشحیذ الاذہان دارالصدر جنوبی ربوہ ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محفلِ تشحیذ

پیارے بچّو! اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

تشحیذ الاذہان آپ کا اپنا رسالہ ہے اس کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کی ہم پوری کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ بچّوں کے زیادہ سے زیادہ مضامین تشحیذ میں دیئے جائیں۔

کچھ عرصہ سے بچّے اچھی اچھی کہانیاں اور اچھے اچھے مضامین بھجوانے کی بجائے مختلف رسائل و اخبارات سے لطائف اور دیگر چیزیں نقل کرکے بھجوا دیتے ہیں۔ ظاہر ہے ہم ایسی چیزوں کو رسالے میں کس طرح شائع کرسکتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ بچّے پہلے کی طرح پھر اچھی اچھی کہانیاں اور اچھے اچھے مضامین ادارہ کو بھجوائیں گے۔

گذشتہ ماہ آپ کو اِسی صفحہ میں ایک کتاب شمائلِ احمد کے بارہ میں بتایا گیا تھا۔ اِس کتاب کا پڑھنا احمدی بچّوں کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔ اِس کتاب میں سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی زندگی کے متعلق ایسے عمدہ واقعات درج کئے گئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر ایمان بڑھتا ہے۔ اِس پیاری کتاب میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بہت سے دلچسپ واقعات ملیں گے۔ بچّوں کو چاہیئے کہ اِس کتاب کو جتنی جلدی ہو سکے حاصل کرلیں۔ اِس کتاب کا ہر طفل کو امتحان بھی دینا ہے اِس لئے اس کا خریدنا ہر طفل کے لئے ضروری ہے اور

(باقی صفحہ ۳۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر مسلمان اپنے بھائی کیلئے آئینہ ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَحَدَکُمْ مِرْاٰۃُ اَخِیْہِ۔ فَاِنْ رَاٰی بِہٖ اَذًی فَلْیُمِطْ عَنْہُ۔

(ترمذی)

(حضرت) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک شخص اپنے بھائی کے لئے آئینہ ہے۔ پس اگر اس میں کوئی بُری بات دکھائی دے تو اُسے دُور کر دینی چاہیئے۔

عزیز بچّو! بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے جن میں کوئی بھی عیب نہ ہو۔ بے عیب ذات خدا تعالےٰ کی ہے۔ مگر کسی کو اپنا عیب نظر نہیں آتا۔ اِس حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر ہم اپنے مسلمان بھائی میں کوئی عیب دیکھیں جو اس کی بدنامی کا موجب ہو تو ہمیں چاہیئے کہ ہم علیحدگی میں اپنے اُس بھائی کو بتائیں کہ آپ میں یہ کمزوری ہے اور آپ کی یہ کمزوری آپ کی بدنامی کا سبب بھی بن سکتی ہے اِس لئے آپ کوشش کرکے اس عیب اور کمزوری کو اپنے سے دُور کریں۔ اِس طرح سے نہ صرف یہ کہ دوسرا شخص اپنی کمزوری سے واقف ہو جائے گا بلکہ اُسے دُور کرکے اپنی اصلاح کرکے آئندہ اس خرابی سے بچ جائے گا جو اس عیب اور کمزوری کی وجہ سے پیش آتی۔ گویا صرف یہی کافی نہیں کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے عیب اور کمزوری پر پردہ ڈالے بلکہ اس کے عیب کو دُور کرنے کی بھی کوشش کرے کیونکہ اصلی بھائی چارہ اور حقیقی خیر خواہی یہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ احمدی بچّوں کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اِس فرمان پر عمل کرنے کی توفیق دے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری قسط

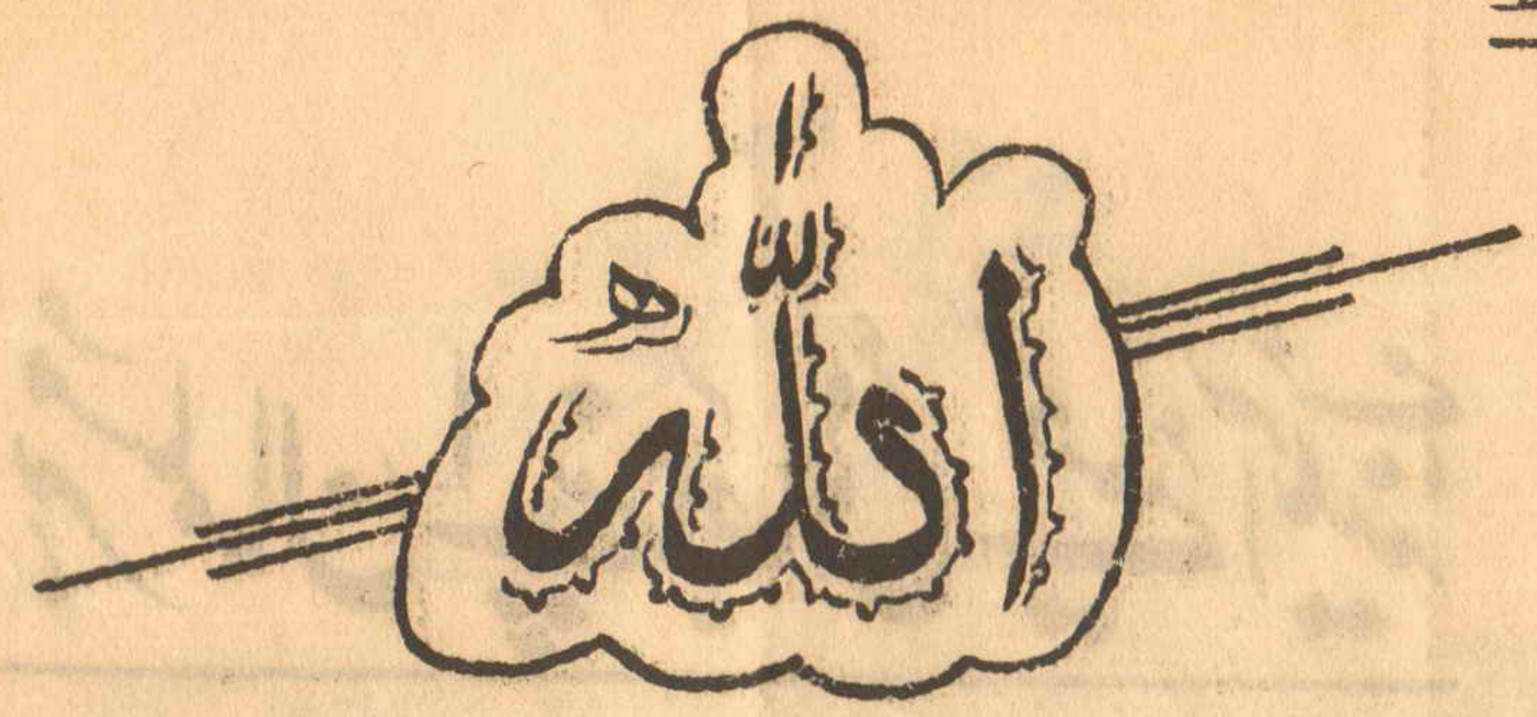

عزیز بچو! اگر اللہ تعالیٰ ہمیں بھوکا رکھنا چاہے تو پھر کوئی روزی دینے والا نہیں۔ اسی طرح اگر وہ ہمیں پیاسا رکھنا چاہے تو کوئی پانی دینے والا نہیں۔ اور اگر اس کی مرضی یہ ہے کہ ہم اس کی راہ میں مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کریں تو پھر ان تکلیفوں اور مصیبتوں سے کوئی نجات دینے والا نہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ ہماری کسی بھی ضرورت کو پورا نہ کرنا چاہے تو کوئی ہماری ضرورت کو پورا کرنے والا نہیں۔

عزیز بچو! ذرا اپنی حالت پر غور کرو اور سوچو! کہ یہ آنکھیں جن سے آپ دیکھتے ہیں۔ یہ کان جن سے آپ سنتے ہیں۔ یہ ہاتھ جن سے آپ کام کرتے ہیں۔ یہ پاؤں جن سے آپ چلتے ہیں۔ اسی طرح آپ کے جسم کا ایک ایک حصہ خدا تعالیٰ کا کتنا بڑا انعام اور اس کی نعمت ہے۔ اگر خدا تعالیٰ اپنی ان نعمتوں میں سے ایک نعمت بھی واپس لے لے تو پھر سوچئے کہ آپ کی کیا حالت ہو؟

اگر خدا تعالیٰ آپ سے آنکھیں لے لے تو آپ اندھے ہو جائیں۔ اگر آپ کے کان لے لے تو آپ بہرے ہو جائیں۔ اگر ہاتھ لے لے تو آپ لنجے ہو جائیں۔ اور اگر پاؤں لے لے تو آپ لنگڑے ہو جائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر سوچیں اور غور کریں کہ زمین و آسمان میں وہ کونسی ہستی ہے جو آپ کی آنکھیں واپس کر دے جن سے آپ پھر اس کی بنائی ہوئی چیزوں کو دیکھنے لگ جائیں۔ آپ کو آپ کے کان دے دے۔ آپ کے ہاتھ آپ کو عطا فرما دے۔ اور آپ کے پاؤں آپ کو بخش دے۔ جب بھی آپ غور کریں گے ہر بار آپ کو یہی جواب ملے گا۔ زمین ہو یا آسمان کہیں بھی اور کسی جگہ بھی کوئی ایسا انسان اور کوئی ایسا فرشتہ نہیں جو آپ کو یہ چیزیں دے سکے۔ ہاں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ہستی ہے جس کو یہ طاقت اور قدرت حاصل ہے۔ اس کے علاوہ کسی کو یہ طاقت اور قدرت حاصل نہیں کہ وہ آپ کی معمولی سے معمولی تکلیفوں کو دُور کر سکے اور آپ کی چھوٹی سے چھوٹی کھوئی ہوئی چیز آپکو دے سکے۔

آپ نے کبھی سوچا آپ کے ماں باپ آپ سے کس قدر محبت کرتے ہیں۔ ہر طرح آپ کے راحت و آرام کا خیال رکھتے ہیں — یہ ماں باپ کس نے پیدا کئے؟ آپ کے بزرگ جو آپ سے محبّت و شفقت کرتے ہیں۔ جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ہیں جو ہر احمدی بچّے، جوان، بوڑھے، مرد اور عورت کے لئے اپنے دِل میں اِس قدر محبّت اور پیار رکھتے ہیں کہ اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ آپ سب کے لئے تکلیف برداشت کر کے ہمارے لئے خدا سے دعائیں مانگتے ہیں! اس محبّت کرنے والے اور سب کے لئے دردمندی کے ساتھ دعائیں کرنے والے اور بہت برکت والے وجود کو کس نے پیدا کیا؟ ماں باپ کے دلوں میں یہ محبّت کس نے پیدا کی اور ان بزرگوں کے دلوں میں آپ کی محبّت کا خیال کس نے ڈالا؟ پھر دوست اور ساتھی ہیں۔ سچّے دوست اور ساتھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خیال کرتے ہیں اور مشکلات اور تکلیفوں میں کام آتے ہیں۔ مصیبت کے وقت آپ کے ساتھ ہمدردی کرتے ہیں۔

یہ دوست اور ساتھی کس نے پیدا کئے؟ اور پھر ان دوستوں اور ساتھیوں کے دلوں میں محبّت اور ہمدردی کا خیال کس نے پیدا کیا؟ آپ جب بھی سوچیں گے آپ کا جواب یہی ہوگا کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ جس طرح دُنیا میں خدا تعالیٰ نے اَور بہت سی نعمتیں دی ہیں اسی طرح محبّت اور پیار کرنے والے ماں باپ، ہمدردی کرنے والے بزرگ اور دوست بھی خدا تعالیٰ کی نعمتیں ہیں جن سے اس نے ہمیں مالا مال کیا ہے۔

زمین اور آسمان میں اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس کوئی طاقت ہو، جس کو کوئی اختیار ہو۔ ہر طرح کی طاقت اور اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اس کی طاقت میں کوئی شریک نہیں اور اس کے اختیار میں کسی کو دخل نہیں وہ جس کو جس طرح چاہے رکھے کسی کا کوئی بس نہیں۔ جس کے پاس جو طاقت ہے سب اسی کی دی ہوئی ہے۔ جس کو جو اختیار ہے اسی کا عطا کیا ہوا ہے۔ جو جس کے کام آتا ہے اُسی کے حکم سے، جو جس کی مدد کرتا ہے اُسی کی مرضی سے، جو جس کو دیتا ہے اُسی کے دلانے سے۔ محبّت اور ہمدردی وہی سکھلاتا ہے۔ حاکم وہی ہے۔ مالک وہی ہے۔ زندہ کرنے والا وہی ہے۔ مارنے والا وہی ہے۔ بیماری اُسکے حکم کی خلاف ورزی پر آتی ہے اور تندرستی اُسی کے فضل سے ہے۔

جس طرح ہم اللہ کے بندے اللہ کے غلام، اللہ کے پیدا کئے ہوئے اور ہر بات میں اللہ کے محتاج ہیں اسی طرح دُنیا میں آسمان میں جو کوئی جہاں کہیں بھی ہے خدا کا بندہ، اسی کا غلام اور اسی کا محتاج ہے۔

پیارے بچّو! اِن باتوں کو بار بار پڑھو، سوچو اور غور کرو اور ان کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے دلوں میں جگہ دو۔ اِس طرح جگہ دو کہ کبھی دِل سے نہ نکلیں۔

یاد رکھو! جس اللہ کے ہم اور سب محتاج ہیں ہم اُسی اللہ کو ایک مانیں گے کسی کو اس کا شریک ساتھی اور مددگار نہیں جانیں گے۔

ہم اُسی اللہ سے سوال کریں گے۔ ہم اسی اللہ سے امید رکھیں گے۔ ہم اسی اللہ پر بھروسہ کریں گے۔ ہم اُسی اللہ سے محبت کریں گے، ہم اُسی اللہ سے ڈریں گے، ہم اسی اللہ کا کہنا مانیں گے، ہم اُسی اللہ کے حکم پر چلیں گے ہم اُس کے ہماری ہر چیز اس کی۔ ہماری زندگی اور ہماری زندگی کا ہر لمحہ اس کا۔ ہم اپنے آپ کو اس کے سپرد کر دیں گے ہم اپنی ہر چیز اس کے حضور پیش کر دیں گے۔ ہم اپنی پُوری زندگی اُسی کے حکم کے مطابق گزاریں گے اور بسر کریں گے۔ ہم اسی اللہ کی عبادت کرینگے اور اسی اللہ کے سامنے سر جھکائیں گے ہم اُسی اللہ کو سجدہ کریں گے اور اُسے راضی رکھنے کے لئے پوری کوشش کریں گے یہی ہمارا عقیدہ اور یہی ہمارا ایمان ہوگا اور یہی ہمارا یقین ہوگا۔ کتنا پیارا عقیدہ ہے، کتنا اچھا یقین ہے، کتنا سچّا ایمان ہے۔ غور کرو اس سچّے عقیدہ کے علاوہ کوئی اَور بھی اچھا عقیدہ ہو سکتا ہے کوئی اس سے بہتر صحیح اور سچّا یقین ہو سکتا ہے۔ تم کتنا ہی غور کرو کتنا ہی سوچو بار بار یہی کہو گے اس سے بہتر کوئی عقیدہ نہیں اس سے بہتر کوئی یقین نہیں، اس سے اچھا کوئی ایمان نہیں بلکہ آپ پُورے یقین کے ساتھ کہیں گے کہ اس عقیدہ کے خلاف اللہ کے بارہ میں جو عقیدہ ہے وہ غلط ہے، جھوٹ ہے اور بے بنیاد ہے۔ اس سچّے عقیدہ اور سچّے ایمان اور یقین کو عربی زبان میں صرف چند لفظوں میں دُہرایا ہے۔ آئیے ہم اور آپ پُوری سچائی، پوری قوت اور پورے یقین کے ساتھ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقیدہ کے معنی اور مطلب سمجھتے ہوئے دل میں یقین رکھتے ہوئے زبان سے اسی عربی زبان میں اعلان کریں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگیں کہ اے ہمارے خدا ہمیں اس سچّے عقیدہ اور یقین کے ساتھ زندہ رکھ اور اسی عقیدہ کے مطابق دُنیا میں ہم کو اپنی زندگی گذارنے اور بسر کرنے کی توفیق دے اور اسی عقیدہ کے ساتھ ہم کو اپنے سامنے بُلا۔

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ
نہیں (ہے کوئی) عبادت
کے لائق سوائے اللہ
(تعالیٰ کے)

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر ہم یہ اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تیرا حکم مانیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم کس طرح معلوم ہو؟

پھر ہم نے اسی کلمہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے یہ اقرار کیا کہ اے اللہ ہم صرف تیری ہی عبادت کریں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ کس سے معلوم کریں؟

ہم نے اقرار کیا کہ اے خدا! ہم تجھے راضی کرنے کی پوری کوشش کریں گے لیکن خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کا طریقہ کس سے دریافت کریں؟

پھر ہم نے یہ بھی اقرار کیا کہ اے خدا ہم تیرے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزاریں گے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ کس سے دریافت کریں؟

پیارے بچّو! اگر ہمیں خدا تعالےٰ کا حکم، اور اس کی عبادت کرنے کا طریقہ اور خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کا طریقہ اور خدا کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ معلوم نہ ہو تو پھر لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ جیسا اچھا اور سچّا کلمہ دِل سے مان کر اور زبان سے کہہ کر اس کی اچھائیوں اور سچائیوں سے کس طرح فائدہ حاصل کریں۔

(باقی ص۱ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخِ اسلام سے ایک کہانی

خالی ہنڈیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے خلیفہ تھے۔ آپ سے پہلے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پہلے خلیفہ مقرر ہوئے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بیمار ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جانے کے لئے تیار ہوئے تو انہوں نے صحابہؓ سے مشورہ کیا اور صحابہ سے مشورہ کرکے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام کے بہت بڑے کام کئے۔ آپ کے والد کا نام خطاب تھا جو قریش مکّہ کے سرداروں میں سے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ مقرر ہوئے تو آپ کو مسلمانوں کی بھلائی کا بہت خیال رہتا تھا۔ حضرت عمرؓ راتوں کو گلی کوچوں میں گشت کرتے تھے مسلمان سوتے تھے اور آپ پہرہ دیتے تھے، اس طرح سے مسلمانوں کی خبر رکھتے تھے۔ چھُپ چھُپ کر مسلمانوں کی تکلیفیں معلوم کرتے تھے اور پھر ان تکلیفوں کو دُور کرتے تھے۔

حضرت عمر ایک رات گشت کرتے ہوئے مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر صرار نامی جگہ پر پہنچے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور اس کے بچّے پاس بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ دیکھتے رہے اور بچّے برابر روتے رہے آخر بچّوں کا رونا دیکھ کر آپ سے نہ رہا گیا۔ پاس جا کر بچّوں کا حال پوچھا۔ عورت نے کہا کہ بچّے بھوک سے رو رہے ہیں، بھُوک کی وجہ سے بِلک رہے ہیں میرے پاس ان کو دینے کے لئے کچھ بھی نہیں۔ ان کے بہلانے کے لئے خالی ہنڈیا چولہے پر چڑھا رکھی ہے اور اِس طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ان کو تسلّی دے رہی ہوں کہ کھانا پک جائے گا تو تمہیں کھلاؤں گی۔ حضرت عمرؓ یہ حال دیکھ کر بہت گھبرائے اور گھبرا کر فوراً مدینہ آئے اور سرکاری گودام سے آٹا، گھی، کھجوریں اور کھانے کی کچھ اَور چیزیں ساتھ لیں اور پھر مرار کی طرف روانہ ہوگئے۔

حضرت عمرؓ کے غلام اسلم کہنے لگے:۔

"مَیں یہ سب سامان لئے چلتا ہوں اور آپ کے ساتھ ہی مرار پہنچ جاؤں گا۔"

مگر حضرت عمرؓ نے اُسے سامان دینے سے انکار کر دیا اور خود لے جانے پر اصرار کیا اور فرمایا کہ:۔

"یہ میری ذمّہ داری ہے
میری ذمّہ داری کا کوئی بار
نہ اُٹھائے گا۔ قیامت کے
دن کوئی میرے کام نہ آئیگا"

چنانچہ آٹا، گھی، کھجوریں وغیرہ لے کر اس عورت کے پاس پہنچے اور خود چولہے میں آگ جلا کر پھونکیں لگانے لگے اور اِس طرح عورت کے ساتھ مِل کر اس کے بچّوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا۔ جب کھانا تیار ہوا تو اپنے سامنے بٹھا کر بچّوں کو کھانا کھلایا۔ آپ بچّوں کو کھانا کھاتے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

(بھائی جان)

اللہ

(بقیہ)

لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ پر ہمارا ایمان اور یقین، ہمارا اعتقاد اُسی وقت ہم کو فائدہ پہنچا سکتا ہے جب ہم اپنے اس وعدہ اور اقرار کو پُورا کریں جو ہم نے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔ لیکن اگر ہمیں اِس وعدہ اور اقرار کو پُورا کرنے کا طریقہ معلوم نہ ہو تو ہم کیا کریں، کہاں جائیں اور کِس سے پوچھیں؟

(اِن سوالوں کا جواب اگلے ماہ کے تشحیذ الاذہان میں ضرور دیکھئے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محنت کی برکت

عزیز بچّو! آپ نے شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا نام اکثر سُنا ہو گا۔ دو ماہ پہلے تشحیذ میں شیخ صاحب کی ایک کہانی بھی شائع کی گئی تھی۔ شیخ سعدی ہمارے ہمسایہ اور دوست ملکِ ایران کے بہت بڑے شاعر تھے۔ آپکی فارسی کی دو کتابوں کو تمام دُنیا میں بہت شہرت حاصل ہوئی اور دُنیا کی بہت سی زبانوں میں ان کتابوں کے تراجم ہو چکے ہیں۔ یہ دو کتابیں "گلستان" اور "بوستاں" ہیں۔ شیخ سعدی نے ان دونوں کتابوں میں کہانی کے رنگ میں بہت عمدہ نصیحتیں کی ہیں۔ آج ہم آپ کو شیخ سعدی کی کتاب بوستاں میں سے ایک کہانی کا ترجمہ آسان زبان میں سُناتے ہیں۔ آپ اس کہانی کو پڑھیں اور دیکھیں کہ شیخ سعدی نے چھوٹی سی کہانی کو سادہ لفظوں میں بیان کرکے کیسی عمدہ اور اعلیٰ نصیحتیں کی ہیں۔

(بھائی جان)

کسی محلہ میں ایک مال دار آدمی رہتا تھا۔ بہت ہی دولت مند۔ اس کے ہمسایہ میں ایک بہت ہی غریب آدمی رہتا تھا۔ امیر آدمی کو گھر میں ہر قسم کا عیش و آرام حاصل تھا۔ نوکر، چاکر۔ اچھے سے اچھا کھانا عمدہ اور صاف ستھرا لباس۔ اس کے مقابلہ میں اس امیر کے غریب ہمسایہ کی حالت بہت پتلی تھی۔ مشکل سے ایک وقت کا کھانا نصیب ہوتا۔ بےچارہ پھٹے پُرانے کپڑے پہن کر زندگی کے دن پورے کر رہا تھا۔ غریب آدمی اس حال میں بھی اپنے پیدا کرنے والے خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتا ہے مگر اس کی بیوی روز روز کی تکلیف اور تنگی سے بہت تنگ آ گئی اور خاص طور سے جب وہ اپنے ہمسایہ کی آرام دہ زندگی کو دیکھتی تو دل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی دل میں کڑھتی رہتی تھی۔ آخر ایک دن وہ نہ رہ سکی اور اپنے شوہر سے کہنے لگی "ہماری بھی کیا زندگی ہے کہ نہ پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہے اور نہ تن ڈھانپنے کو کپڑا میسّر ہے۔ جینے کا مزا تو امیروں کو ہے جن کو خدا نے سب کچھ دے رکھا ہے۔ غریب آدمی نے اپنی بیوی کو بہت سمجھایا کہ اے نیک بخت یہ تو خدا تعالیٰ کا کارخانہ ہے، کوئی امیر ہے کوئی غریب اور نادار ہے۔ کوئی عالم ہے تو کوئی جاہل ہے۔ کوئی خوبصورت ہے تو کوئی بدصورت۔ اور اِس طرح خدا کی حکمت سے یہ سب کارخانہ چل رہا ہے۔ غریب کو نہ جلنا چاہیئے اور نہ امیر کو اپنی دولت پر اترانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ جس کو جس حال میں رکھے اُسے اُسی حال میں خوش رہنا چاہیئے اور ہر حال میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ بیوی جاہل تھی اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی بولی! اگر یہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے تو پھر محنت مزدوری اور کوشش سے کیا حاصل سب سے بہتر تو یہی ہے کہ انسان آرام سے گھر میں بیٹھا رہے اور خدا جو کچھ کرتا ہے کرے گا۔

مرد بولا کہ کرتا تو سب کچھ خدا تعالیٰ ہی ہے مگر خدا تعالیٰ نے انسان کو ہاتھ پاؤں اِس لئے نہیں دئے کہ وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور محنت اور کوشش کرنا ہی چھوڑ دے۔ خدا تعالیٰ نے یہ چیزیں انسان کو اِس لئے دی ہیں کہ وہ محنت اور کوشش کرے۔ اور خدا تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو محنت کرتا ہے اس کی محنت ضائع نہیں جاتی۔

مثال کے طور پر دیکھو کہ دو بچے امتحان دیتے ہیں۔ ایک بچہ سارا سال محنت کرتا ہے، اپنا سبق روزانہ یاد کرتا ہے۔ سکول باقاعدگی سے جاتا ہے اور دل لگا کر پڑھائی کرتا ہے۔ دوسرا بچہ پڑھائی میں جی نہیں لگاتا ہر وقت کھیل کود میں لگا رہتا ہے، سکول بھی خوشی سے نہیں جاتا ماں باپ کے ڈر سے ہی سکول جاتا ہے۔ تو اَب تم ہی بتاؤ ان دونوں میں سے کون پاس ہوگا جس نے محنت کی یا جس نے پڑھنے میں دل نہیں لگایا۔

عورت بولی اس میں کہنے کی کیا بات ہے جس نے محنت اور کوشش کی اور سارا سال دل لگا کر پڑھتا رہا وہی پاس ہوگا۔

مرد بولا تو بس یاد رکھو محنت اور کوشش کرنا انسان کا پہلا فرض ہے اور کامیابی یقینی ہے اس لئے کہ اللہ کسی کی محنت رائیگاں نہیں کرتا۔

کوشش کے کوئی کامیاب نہیں ہوتا۔ محنت اور کوشش کرنا انسان کا پہلا فرض ہے اور کامیابی یقینی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیر میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ

گذشتہ دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا کہ ربوہ کے سب اطفال، خدام اور انصار جمعہ کے دن نمازِ فجر کے بعد دو گھنٹے کی سیر کریں اور اس سیر میں خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے جو نظارے دیکھیں انہیں الفاظ میں لکھیں۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق ۱۲ مئی ۱۹۷۲ء جمعہ کے دن ربوہ کے اطفال، خدام اور انصار نے ساڑھے پانچ بجے سے ساڑھے سات بجے تک سیر کی اور بعد میں اپنے الفاظ میں اپنی سیر کا حال لکھ کر مجلسِ صحت کو بھجوا دیا۔ مجلسِ صحت کے فیصلہ کے مطابق عزیزم رشید اللہ صاحب محلہ دارالصدر جنوبی جو جماعت پنجم کے طالب علم ہیں اوّل آئے۔ ایک تقریب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خوش قسمت بچے کو بھی انعام عطا فرمایا۔

ذیل میں عزیزم رشید اللہ صاحب کا مضمون ان کے اپنے الفاظ میں بغیر کسی تبدیلی کے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

ہم کالج سے گروپ بن کر نکلے۔ اور باسکٹ بال کی دو گراؤنڈیں ہیں اور ایک گراؤنڈ ہائی سکول کی ہے اور آگے بہت سے گھر تھے۔ ایک گھر کے آگے گل عباسی لگی ہوئی تھی۔ تین کوٹھیاں بہت خوبصورت تھیں اور یونیورسٹی بھی تھی۔ یونیورسٹی میں بہت سے درخت لگے ہوئے تھے اور وہاں دو کتے بھی تھے اور ایک لڑکا بھینس کے اوپر بیٹھا ہوا تھا اور پھر وہاں پٹھانوں کا ڈیرا بھی تھا۔ ان کے بیس اونٹ بھی تھے وہ اپنا سامان لادنے کے لئے کہیں تیار تھے۔ اور ایک پہاڑی تھی اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ مکان آباد تھے اور کنک (گندم) کے سِٹّے کاٹ کر دانے نکال رہے تھے اور کنک کے سِٹّوں کا بہت بڑا ڈھیر تھا۔ وہاں لوبیے کے پَودے بھی تھے۔ وہاں پر ٹیٹریاں بھی تھیں وہاں رین میں چھوٹے چھوٹے گڑھے نکالے ہوئے تھا اور انہوں نے دو دو انڈے دیئے ہوئے تھے وہاں سے مسجد اقصٰی بھی نظر آتی تھی۔ اِسی طرح کھیتوں میں چھوٹے چھوٹے کپاس کے پودے تھے اور وہاں مکئی کے بھی پودے تھے۔ اور وہاں ایک کنواں بھی تھا جسے دُو بیل چلا رہے تھے۔ ایک آدمی بیٹھا ہوُا تھا۔ وہاں تمباکو بھی لگا ہوُا تھا۔ اور وہاں مشین سے ایک آدمی چارا کاٹ رہا تھا۔ جہاں پہاڑی کے ساتھ مکان آباد تھے۔ اُس گاؤں میں ایک بچہ رو رہا تھا اسی گاؤں میں ایک لڑکی پھج لے کر جا رہی تھی۔ وہاں پر دُو بیل ہَل جوت رہے تھے۔ وہاں چارپائیاں بھی بچھی ہوئی تھیں۔ اُن کے پاس نیچے ایک گھڑا بھی تھا۔ اس کے ساتھ ایک کٹورا بھی تھا دریا میں تھوڑا سا پانی تھا ہم تھوڑے سے پانی میں سے گذر گئے۔ پلیچی بھی تھی۔ اور جو پہاڑی کے پاس گاؤں تھا وہاں ایک آدمی سٹّوں میں سے دانے نکال رہا تھا جب ہم واپس آ رہے تھے وہاں مسجد کے پاس نلکا لگا ہوُا تھا۔ وہاں بہت سے جواں تھے۔ وہاں پر ہرِل بھی تھی۔ وہاں پر پنجالی بھی تھی جو دُو بھینسوں کے گلے میں ڈالی جاتی ہے۔ وہاں پر کھمبوں کے ذریعے تاریں جا رہی تھیں وہاں بجلی کی لائن جا رہی تھی دُور سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہاں ٹیوب ویل لگا ہوُا ہے۔ اور وہاں سے پُل بھی نظر آ رہا تھا اور پُل کے بیچ میں سے گاڑی جا رہی تھی اُس کے اُوپر سے ٹرک اور بَس جا رہی تھی۔ شمال کی طرف سے ایک ٹانگہ بھی آ رہا تھا۔ دریا کی دُو شاخیں نکلتی تھیں دونوں شاخوں کے درمیان پلیچی کے بہت سے پَودے تھے ؂

لطیفہ

ڈرائیور:۔ جناب مَیں نے کہا نہیں تھا کہ پٹرول تھوڑا ہے اور ہم شہر تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ اَب کار آگے نہیں جا سکتی۔

مالک:۔ آگے نہیں جا سکتی تو اسے پیچھے واپس لے چلو۔

(امۃ المومن مرزا۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیپٹن زاہد حسین شہید کی داستانِ شجاعت

— نیک محمد۔ ربوہ —

آج زاہد بھائی جان کو ہم سے بچھڑے ہوئے ایک سال کا عرصہ ہونے کو ہے لیکن یوں معلوم ہوتا ہے گویا کہ یہ کل ہی کا واقعہ ہو۔ کس قدر بہادر انسان تھا زاہد! وطنِ عزیز سے کس قدر محبت اور پیار کرنے والا تھا وہ شہید۔ کہ بوڑھے ماں باپ، نوعمر بھائیوں اور نہایت ہی پیار کرنے والی بہنوں سے رخصت ہو کر ہزاروں میل دور جہاں کی نہ زمین سے واقف ہے نہ آسمان سے۔ جہاں نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی ساجھی۔ لیکن وہی پھول سا مسکراتا ہوا چہرہ ہے نہ والدین کی جدائی کا غم نہ گھر سے دور جانے کا فکر۔ اور فکر ہوتا بھی تو کیونکر؟ مادرِ وطن کی حرمت کی پاسبانی کرنے والے ان سب باتوں کو کب خاطر میں لایا کرتے ہیں۔ غرض آج زاہد اپنے فرض کی پکار پر لبیک لبیک کہتا ہوا، دشمن کو اسکی جارحیت کا مزہ چکھانے کا عزم لئے ہوئے اپنے پاک وطن کی سرحدوں کی حفاظت کے فریضہ کو پورا کرنے کے لئے مشرقی پاکستان جا رہا تھا۔ اور پھر ہر دوسرے تیسرے دن ایک پیار بھرا خط۔ دشمن کو ختم کرنے کا عزم ظاہر کرنے والا خط۔ وطنِ عزیز۔ خدا اور اس کے محبوب رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) سے پیار کرنے والا خط آیا کرتا تھا۔

مشرقی پاکستان کے حالات بڑی تیزی سے بگڑتے گئے۔ بزدل اور کمینے دشمن بھارت نے ان حالات سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے سرحدوں پر اپنی فوجیں لا کھڑی کیں اور جنگ و جدل کا بازار گرم کر دیا۔

۲۷ ستمبر ۱۹۷۱ء کا دن تھا۔ کیپٹن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زاہد حسین اپنے سات ساتھیوں سمیت دشمن کا کھوج لگانے کے لئے نکل پڑے۔ راستہ بڑا ہی پُرخطر تھا۔ قدم قدم پر بارُودی سرنگوں اور دشمن کے گوریلوں سے بچ کر جانا پڑ رہا تھا۔ زاہد اپنے ساتھیوں کو لئے دشمن کے ٹھکانوں کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے کافی آگے نکل گئے اچانک دشمن کی نظر آپ اور آپ کے ساتھیوں پر پڑ گئی۔ دشمن کی تعداد دو سو سے بھی زائد تھی لیکن ادھر صرف آٹھ سرفروش۔ دشمن نے چاروں طرف سے ان جانبازوں کو گھیرے میں لے لیا اور بارش کی طرح گولیوں کی بوچھاڑ شروع کر دی۔ آپ بھی مقابلہ پہ ڈٹ گئے۔ آپ کے ساتھیوں نے بہتیرا کہا کہ "جناب! آپ پیچھے آ جائیں خدا نہ کرے کہ دشمن آپ کو کوئی گزند پہنچا دے۔" لیکن انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "کیا مجھے اتنا ہی بُزدل سمجھتے ہو کہ اِن گیدڑوں سے چُھپتا پھروں۔" اور پھر دشمن کے سپاہیوں پر فائرنگ کرنے لگے۔ بڑی جُرأت کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرتے رہے دفعتاً کہیں سے مشین گن کا پورا برسٹ آیا اور وطن کے اِس عظیم مجاہد کی چھاتی کو چھلنی کرتا ہُوا، آپ کو شہادت کا جام پلاتے ہوئے زندہ جاوید کر گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آج وطنِ عزیز کا یہ عظیم سپوت ہمارے درمیان نہیں لیکن اُس کی یاد ہمیشہ ہمارے دلوں میں موجود رہے گی اُس کا ہنستا مُسکراتا چہرہ ہمیشہ نظروں کے سامنے رہے گا۔ وہ مادرِ وطن کی آبرو پر اپنی جان نچھاور کر گیا۔ اُس نے شہید ہو کر ہمیشہ کی زندگی پا لی۔ اور خداوند تعالیٰ کا پیار اُسے حاصل ہو گیا۔

پاکستان کی پہلی قیادت

گورنر جنرل :- قائدِ اعظم محمد علی جناح
وزیرِ اعظم۔ وزیرِ دفاع :- خان لیاقت علی خان
وزیرِ خارجہ :- چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان
وزیرِ داخلہ :- خواجہ شہاب الدین
وزیرِ خزانہ :- ملک غلام محمد
وزیرِ تعلیم و تجارت :- فضل الرحمٰن
وزیرِ صنعت :- چوہدری نذیر احمد
وزیرِ مواصلات :- سردار عبدالرب نشتر
وزیرِ خوراک :- عبدالستار پیرزادہ
وزیرِ قانون :- جوگندر ناتھ منڈل

(عبدالکریم قدسی۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبر پرستی

انجنیئر محمود مجیب اصغر بھیروی۔ گڑھ مہاراجہ)

اللہ تعالیٰ کو اپنی توحید بڑی ہی پیاری ہے۔ تمام انبیاء کی بعثت کی ابتدائی غرض توحید کا قیام ہی تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت غیر مسلم اقوام تو الگ خود مسلمان ہی بگڑ چکے تھے اور چھوٹے یا بڑے پیمانے پر شرک ان میں بھی آ چکا تھا۔ عیسائیوں نے تو ایک سے تین خدا بنا لئے اور خدا کے ایک معصوم نبی کو آسمان پر بٹھا کر اُسے خدا کا بیٹا اور خدا کی خدائی میں شریک کر لیا۔ ادھر مسلمانوں نے بھی عیسٰی علیہ السلام کو اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر انیس سَو سال سے بٹھا کر عیسائیوں کے اس غلط عقیدہ کو طاقت بخشی اور اِس طرح سیّد المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان کی۔ مسلمان قرآن مجید کی تلاوت تہجد اور ارکانِ اسلام کے بجا لانے کی بجائے قوالیوں، قبروں پر سجدہ کرنا اور دوسری مشرکانہ بدعات میں مُبتلا ہو گئے۔ جگہ جگہ گدّیاں بن گئیں اور ان کی مجالس میں قرآن و حدیث کی بجائے تنبورے سارنگیاں اور ڈھولکیاں نظر آنے لگیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دراصل کوئی نئی شریعت یا کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آئے بلکہ آپ سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی غلامی میں آئے اور آپ نے اسی صحیح اسلام کو پیش کیا جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ اور آپ نے ایسے خدا کو دُنیا کے سامنے پیش کیا جو اسلام پیش کرتا ہے۔ یعنی جس کا کوئی معبود نہیں۔ وہ خدا اپنی ذات میں اکیلا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے فیض اور اس کی برکتوں کو دُنیا کے سامنے پیش کیا۔

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے کئی غیر احمدی مسلمان قبر پرستی اور کئی دوسری بدعات ترک کر چکے ہیں لیکن اب بھی بہت سے ایسے مسلمان ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کو حیّ و قیوم ماننے کے باوجود قبروں پر جا کر سجدے کرتے ہیں اور طرح طرح کی منّتیں مانتے ہیں۔ پاکستان میں غالباً باقی ممالک کی نسبت قبر پرستی کا زیادہ زور ہے۔ عموماً ہر سال مارچ کے مہینے میں مختلف بزرگوں کی قبروں پر عرس منعقد ہوتے ہیں اور طرح طرح کی بدعات اور غیر اسلامی رسمیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ اکثر خانقاہیں جو پاکستان میں نظر آتی ہیں اور جہاں عُرس ہوتے ہیں ان کی اصلیّت کو سب نے بُھلا دیا ہے۔

احمدی بچّوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے غیر احمدی دوستوں اور اپنے ہم جماعتوں کو بتائیں کہ جو غلط تاویلیں ان بزرگوں کے ارشادات سے کی جاتی ہیں وہ اصل میں کچھ اَور معانی رکھتی ہیں۔

اوّل تو یہ کہ ان میں سے اکثر وہ اولیاء اور بزرگ ہیں جو کہ ۱۰۰۰ھ کے قریب ہندو پاکستان میں تبلیغِ اسلام کی غرض سے آئے اور انہوں نے اپنی ساری زندگیاں عبادتِ الٰہی اور قرآن مجید کی اشاعت میں گذار دیں۔

حضرت علی ہجویری جو داتا گنج بخش" کے نام سے مشہور ہوئے بھی ان بزرگوں میں سے تھے جو کہ پاکستان کے علاقہ میں تبلیغ کے لئے آئے۔ آپ کی کوشش اور تبلیغ سے لاہور کے علاقہ میں اسلام پھیلا۔ آپ نے کئی کتب بھی تصنیف کیں اور روحانی خزائن تقسیم کئے۔ لیکن اب کئی لوگ ان کے مزار پر محض اِس لئے جاتے ہیں کہ ان کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

حضرت فریدالدین شکر گنج پاک پتنی" بھی اسلام کے بہت بڑے بزرگ اور مبلّغ تھے۔ انہوں نے نہایت درجہ مصائب برداشت کر کے پاک پتن کے علاقہ میں تبلیغ کا کام کیا۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ بارہ ۱۲ سال کچّے دھاگے سے کنویں میں اُلٹے لٹکے رہے اور "کاٹھ" کی روٹی کھاتے رہے۔ اس کو غیر احمدی احباب اُن کا ایک مُعجزہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس سے ان کی سراسر ہتک ہوتی ہے اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ اُس زمانہ میں اس علاقہ میں ہندو رہتے تھے جنہوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے کام میں بڑی رکاوٹ ڈالی اور بہت مخالفت کی۔ لیکن انہوں نے دعاؤں سے کام لیتے ہوئے ہمت نہ ہاری اور تبلیغِ اسلام کے فریضہ کو سرانجام دیتے رہے۔ یہ عرصہ بارہ ۱۲ سال کا تھا جس میں وہ زندگی اور موت کی کشمکش میں گویا کچے دھاگے سے زندگی کے کنویں میں لٹکے رہے۔ کہتے ہیں ان کو شہر میں آنے کی اجازت نہ تھی اِس لئے وہ جنگل میں رہ کر پتوں وغیرہ سے گذارہ کرتے رہے جس کے غلط معنے کرکے اُن کے کھانے کو کاٹھ یعنی لکڑی کا کھانا بنا لیا گیا ہے۔ پھر انہوں نے وفات سے پہلے اپنے مریدوں کو نصیحت کی تھی کہ اگر تم اسی راستے پہ چلو گے جس سے مَیں گذرا ہوں تو بہشت میں جاؤ گے۔ اس کا سیدھا سادھا یہ مطلب سمجھنے کی بجائے کہ میری طرح اسلام کی تعلیمات پر عمل کر کے نجات پاؤ گے۔ ان کے مریدوں نے ایک بہشتی دروازہ بنا لیا ہے جہاں سے فریدالدینؒ گذرتے تھے۔ یہ دروازہ سال میں ایک بار کھلتا ہے اور لاکھوں لوگ اس میں سے گذر کر بہشت کا سرٹیفکیٹ لے کر گھر آجاتے ہیں اور کئی اس بھیڑ میں جان تک دے دیتے ہیں۔

ایک بزرگ شورکوٹ سے مغرب کو دریائے چناب کے پار دفن ہیں ان کا نام باہو سلطان ہے۔ ۱۰ محرم کو ان کے مزار پر عُرس ہوتا ہے جس میں کراچی، کوئٹہ، پشاور اور لاہور تک سے لوگ آتے ہیں اور غیر اسلامی بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کے مزار کی چاردیواری میں ایک بیری کا درخت ہے اور کچھ سفید کبوتر ایک کمرے میں بند ہیں کبوتروں کی آواز کیونکہ غٹرغوں غٹرغوں طرح کی ہوتی ہے اور جب اکٹھے کبوتر بولتے ہیں تو یہی آواز حق باہو، حق باہو محسوس ہوتی ہے اور اس کو ایک بہت بڑا مُعجزہ سمجھا جاتا ہے۔ بیری کے نیچے کئی عورتیں کپڑے بچھا کر بیٹھ جاتی ہیں اگر کوئی اس میں بیر گرے اور اس کو وہ عورت کھالے تو اس کی اولاد ہونے لگے گی۔ غرض عجیب و غریب قسم کی مُشرکانہ حرکتیں ہوتی ہیں۔

اِسی طرح شہباز قلندر سندھ میں۔ بہاؤالدین زکریا ملتان میں۔ خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف میں اور عبداللطیف بھٹائی سندھ میں دفن ہیں ان کے مزاروں پر بھی مُشرکانہ حرکات ہوتی ہیں۔

افسوس تو اِس بات پر آتا ہے کہ یہ قبر پرست لوگ اپنے گریبان میں تو ڈالتے نہیں اور احمدیوں کو کافر کہنے اور اسلام سے خارج کرنے میں بڑے ہی تیز ہیں، یہ لوگ سمجھتے نہیں کہ احمدیہ جماعت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغین بیرونی ممالک میں اسی طرح تبلیغِ اسلام کر رہے ہیں جس طرح داتا گنج بخش، معین الدین اجمیری۔ فرید شکر گنج۔ نظام الدین اولیاء دہلوی یا شاہ جلال سلہٹی صوفیاء نے برِصغیر میں تبلیغ کی اور ہمارے آباؤ اجداد کو مسلمان بنایا ورنہ ہم میں سے اکثر کے آباؤ اجداد ہندو اور بدھ مذاہب کے تھے۔

بزرگوں کی قبروں پر جانا منع نہیں ہے۔ قبروں پر جا کر دعا کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سُنّت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بزرگوں کی قبروں پر جاتے تھے اور دعائیں کرتے تھے۔ لیکن قبروں پر جا کر سجدے کرنا اور خدا کی بجائے مُردوں سے مرادیں مانگنا شرک میں شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہینِ احمدیہ میں لکھا ہے "شرک اور کیا ہے یہی تو شرک ہے کہ خدا کے احسانات اور انعامات کو دوسرے کی طرف سے سمجھا جاوے" اور شرک گناہِ عظیم ہے۔

ہم ان تمام بزرگوں کو اِس طرح نذرانۂ عقیدت پیش کر سکتے ہیں کہ اُن کے نقشِ قدم پر چلیں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں اور اپنے اندر نیکی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ تبلیغِ اسلام کے کاموں میں حصّہ لیں۔ دیارِ غیر میں نکل جائیں اور ان بزرگوں کی طرح وہاں خدا اور اس کے پاک اور محبوب رسولؐ کا نام بلند کریں۔ قرآن مجید کا نام بلند کریں اور ان علاقوں میں مساجد بنوا کر اللہ اکبر کی صدائیں بلند کریں جہاں ربنا المسیح (مسیح ہمارا ربّ ہے) پکار کر اس فوت شدہ نبی سے مرادیں مانگی جاتی ہیں لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو نہ مان لیا جائے۔ اگر آج داتا گنج بخش۔ فرید شکر گنج نظام الدین اولیاء وغیرہ صوفیاء بھی زندہ ہوتے تو اُن کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانا پڑتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر احمدی مسلمانوں کو قبر پرستی سے نجات دے اور اپنے زمانے کے امام کو شناخت کرنے کی توفیق بخشے تا خدا اور اس کے پاک رسولؐ اور قرآن کو وہ مقام ملے جو کہ اس وقت قوالیوں جیسی بدعات کو ملا ہوا ہے۔ اور صرف اور صرف اللہ کی عبادت ہو اور شفاعت کا مقام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل رہے اور اسلام احمدیت کے ذریعہ اپنی اصلی حالت میں ساری دُنیا میں پھیل جائے۔ آمین

خاکسار۔ آمین الحسن بھٹی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرور کا سر نیچا

(احمد طاہر پانی پتی)

ایک بادشاہ تھا اس کی ایک بڑی حسین بیٹی تھی۔ جتنی وہ حسین تھی اتنی ہی مغرور بھی تھی۔ جب وہ بڑی ہوئی تو بادشاہ کو اس کی شادی کی فکر ہوئی۔ دُور دُور سے پیغام آنے لگے۔

ایک دن بادشاہ نے شہزادی کو ایک قیمتی ہار دیا اور کہا کہ مَیں نے شہزادوں کی دعوت کی ہے۔ جو شہزادہ تمہیں پسند ہو اس کے گلے میں یہ ہار ڈال دینا۔ دوسرے ملکوں سے شہزادے آئے۔ وسیع پیمانے پر دعوت کا انتظام کیا گیا۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب شہزادوں کو ایک جگہ جمع کیا گیا کہ اتنے میں شہزادی ہاتھ میں ہار لئے ہوئے آئی۔ ہر شہزادہ یہ سمجھتا کہ شاید ہار میرے گلے میں ڈالا جائے گا۔ وہ جس شہزادے کے پاس سے گذرتی اس کا کوئی نہ کوئی نام رکھ دیتی۔ کسی کو کہتی یہ تو موٹا فٹ بال ہے۔ کسی کو کہتی یہ تو لال مرغ ہے۔ کسی کو کالا توا۔ کسی کو سفید کفن۔ غرض سب کے اس نے کچھ نہ کچھ نام رکھ دیئے۔

ایک شہزادہ تھا اس کا نام تھا نُورنجت۔ ویسے تو وہ خوبصورت تھا لیکن ناک ذرا ٹیڑھی تھی۔ اسے دیکھ کر کہنے لگی کہ نام تو نورنجت ہے لیکن ناک ذرا دیکھو بالکل طوطا ہے۔ اسے بڑا غصہ آیا اس نے دل میں سوچا کہ اس سے بدلہ لئے بغیر نہیں چھوڑوں گا۔

آخر سب شہزادے چلے گئے۔ بادشاہ کو بہت غصّہ آیا۔ اس نے کہا کہ کل جو سب سے پہلے بھیک مانگتے آئے گا اس سے مَیں اپنی بیٹی بیاہ دوں گا۔ یہ خبر کسی طرح شہزادہ نورنجت کو بھی مِل گئی۔ وہ صُبح ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبح بھیس بدل کر آ گیا اور صدا لگائی "کچھ ہے اللہ کے نام پر تو دے دو"۔

بادشاہ نے فوراً اسے آواز دی اور اپنی بیٹی کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا فقیر نے کہا میں اس کا کیا کروں گا مجھے تو اللہ کے نام پر کچھ چاہیئے۔ بادشاہ نے کہا یہ تمہارا گھر سنبھالے گی۔ آخر گھر میں بھی کوئی ہونا چاہیئے اور کچھ نقدی اسے دیدی۔ فقیر نے بادشاہ کو دعا دی اور شہزادی کو اپنے ساتھ لے گیا۔ راستے میں ایک خوبصورت باغ آیا۔ شہزادی نے پوچھا یہ کس کا باغ ہے۔ فقیر نے کہا یہ شہزادہ نوربخت کا ہے شہزادی کہنے لگی ہائے میری قسمت۔ اس کے بعد ایک بہت عالیشان محل آیا۔ شہزادی نے پوچھا یہ کس کا محل ہے۔ فقیر نے کہا یہ بھی شہزادہ نوربخت کا ہے۔ شہزادی پھر کہنے لگی ہائے میری قسمت۔ اس طرح فقیر چلتے چلتے اسے ایک جھونپڑی میں لے گیا۔ چلتے چلتے شہزادی کے پاؤں دکھنے لگے۔ بوری کا بستر بچھا ہوا تھا دونوں اس پر بیٹھ گئے۔ جو کچھ مانگ کر لائے تھے دونوں نے اس پر بیٹھ کر کھا لیا۔ فقیر صبح کو نکل جاتا شام کو جو کچھ مانگ کر لاتا دونوں مل کر کھا لیتے۔ کچھ دن تو فقیر اسی طرح کرتا رہا پھر کبھی رات کو آتا کبھی نہ آتا۔ کبھی کچھ کھانے کے لئے لاتا کبھی نہ لاتا۔ شہزادی پریشان ہو کر کہتی وہ اکیلا چھوڑ کر نہ جایا کرے۔ میں بھی انسان ہوں مجھے بھی بھوک لگتی ہے۔ فقیر کہنے لگا تمہیں بھوک لگتی ہے تو تم مانگنے میرے ساتھ آ جایا کرو۔ میں اپنا پیٹ پالوں کہ تمہارا پیٹ پالوں۔ شہزادی نے کہا بھیک تو مجھ سے نہیں مانگی جائے گی ایسے کرو کچھ مٹی کے برتن لا دو اسے بیچ کر اپنا پیٹ پال لونگی فقیر نے کہا اچھا اور برتن لا کر دے دیئے جگہ بتا دی کہ اس جگہ بیٹھ کر بیچ لینا۔ دوسرے دن وہ برتن لے کر نکل گئی اور فقیر مانگنے چلا گیا۔ وہ برتن بیچ ہی رہی تھی کہ ایک نوجوان گھوڑے پر سوار آیا اور برتنوں کو زور سے لات مار کر چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی سوار غائب ہو گیا۔ وہ روتی پیٹتی گھر آ گئی۔ رات کو فقیر آیا کہنے لگا کتنے برتن بیچے۔ اس نے روتے روتے تمام قصہ سنا دیا۔ فقیر نے کہا میری لگی لگائی لاگت ضائع کر دی۔ اچھا کل شہزادہ نوربخت کے محل میں کوئی تقریب ہے تم وہاں جانا اور کہنا مجھے بھی کسی کام پر لگا لو۔ دو برتن چھپا کر لے جانا اور آنکھ بچا کر بچا کھچا کھانا اس میں ڈال لینا۔ شہزادی نے کہا اچھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے دن شہزادی نوربخت کے محل میں گئی۔ ڈرتے ڈرتے اندر قدم رکھا۔ پہریداروں نے اسے باہر دھکیلا۔ آخر بہت منت سماجت کرنے کے بعد وہ اندر پہنچ گئی۔ وہ کہنے لگی مَیں بہت غریب ہوں مجھے بھی کسی کام پر لگا لیں۔ اس گھر کی منتظم کی اجازت سے وہ برتن دھونے پر مقرر ہو گئی۔ جو کھانا بچتا وہ چُپ کر کے اپنے برتنوں میں رکھ لیتی۔ دل میں سوچتی کاش مَیں اس گھر کی ملکہ ہوتی۔ کھانے سے فارغ ہو کر گانے بجانے کی محفل جمی۔ خادمائیں بھی اِدھر اُدھر کھڑی ہو گئیں۔ اچانک شہزادے کی نگاہ اس پر پڑی۔ شہزادے نے حکم دیا یہ جو خادمہ کھڑی ہے یہ یہاں آ کر ناچ کرے اس کا جسم لچک دار ہے۔ شہزادی کا رنگ فق ہو گیا اور وہ تھر تھر کانپنے لگی۔ شہزادہ اُٹھ کر اس کے پاس آیا اور کہا کہ چلتی کیوں نہیں۔ اس کے کانپنے سے اس کے برتن گِر پڑے۔ شہزادے نے کہا یہ کیا ہے قریب تھا کہ شہزادی زمین پہ گِر پڑتی شہزادہ ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لے گیا اور کہنے لگا کہ میرے خیال میں تمہیں اپنے غرور کی کافی سزا مِل چکی ہے۔ مَیں وہی شہزادہ نوربخت ہوں جسے تم نے طوطے کی ناک کہا تھا۔ پھر مَیں فقیر بن کر تمہیں بیاہ لایا وہ سوار بھی مَیں ہی تھا جس نے تمہارے برتن توڑے تھے۔ آج کی تقریب مَیں نے اپنی شادی کی خوشی میں کی ہے۔ جاؤ غسل کرو اور دُلہن بن کر مسند پر آؤ۔ شہزادی اس کے قدموں میں گِر پڑی۔

الوداع

شعبہ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دو مخلص و محنتی کارکن مکرم عبدالمغنی صاحب زاہد سیکرٹری عمومی و مکرم مبارک احمد صاحب نجیب سیکرٹری تربیت پہلے سے وسیع تر خدمت پر مامور ہو کر بحیثیت "مربیان" ضلع سیالکوٹ میں تشریف لے گئے ہیں مورخہ ۲۵/۶/۷۲ کو انہیں شعبہ اطفال مرکزیہ کی طرف سے الوداعی پارٹی دی گئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نئی ذمّہ داری کو بطریقِ احسن ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

مہتمم اطفال

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لطائف

جب سکھ یہاں رہتے تھے تو کہتے ہیں ایک سکھ صاحب ریلوے سٹیشن پر بابو کے پاس آئے۔ بابو کچھ کہنے میں مصروف تھا۔ سردار جی کہنے لگے "بابو جی! ملتانوں گڈی کیڑھے ویلے آنی اے" (بابو صاحب ملتان سے گاڑی کس وقت آتی ہے) بابو نے بغیر سر اُٹھائے جواب دیا "تین بجے"۔ سردار جی پھر بولے "تے ملتان جان والی گڈی کیڑھے ویلے آؤ گی"۔ (اور ملتان جانے والی گاڑی کس وقت آئے گی) بابو نے پھر بغیر سر اُٹھائے جواب دیا "ایک بجے"۔ سردار جی نے پھر پوچھا "تے اس توں پہلاں بھی کوئی گڈی آنی جانی اے"۔ (کیا اس سے پہلے بھی کوئی گاڑی جاتی ہے)۔ بابو نے اس مرتبہ سر اُوپر اُٹھایا اور سردار جی کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے پوچھا "سردار جی تساں جانا کتھے اے"۔ (سردار صاحب آپ نے جانا کہاں ہے) سردار صاحب نے اپنے مخصوص سکھی انداز میں جواب دیا "مکھنو! اساں جانا تے کدرے نئیں ذرا لین ٹپنی اے"۔ (ہم نے جانا تو کہیں نہیں ذرا لائن کراس کرنی ہے)

(محمد انیس احمد۔ ربوہ)

ڈرائیور:۔ جناب! راستہ بے حد خراب ہے دیکھئے آگے کتنا بڑا گڑھا آ گیا ہے موٹر آگے نہیں جا سکتی۔

مالک:۔ گڑھا آگے آ گیا ہے تو کیا ہوا تم اسے ہارن دے کر ایک طرف ہو جانے کو کیوں نہیں کہتے۔

ماں:۔ منّے! اتنی سخت گرمی میں اتنے زیادہ کپڑے پہن کر سکول کیوں جا رہے ہو؟

منّا:۔ امّی میں نے رات بتایا نہیں تھا کہ آج سکول میں ہمارا وزن ہونا ہے۔

(امۃ المومن مرزا۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کی خبریں

علمی و ورزشی مقابلہ جات مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن حسبِ فیصلہ مجلسِ عاملہ مجلس اطفال الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن ۲۷ شہادت ۱۳۵۱ہش بروز عید میلاد النبیؐ مقامی طور پر مسجد احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں اپنے سہ ماہی علمی و ورزشی مقابلے منعقد کرسکی۔

پروگرام کا آغاز بعد نماز ظہر دو بجے تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد عہد اور نظم ہوئی اور پھر علمی مقابلے شروع ہوئے۔ ان مقابلوں میں اطفال کی حاضری ۲۹ تھی۔ اطفال کے علاوہ ناظم اطفال۔ ایڈیشنل ناظم اطفال۔ منتظمین اطفال حلقہ جات اور محترم قائد صاحب مقامی نے پروگرام میں شرکت کی۔

مقابلہ تلاوت:- علمی مقابلوں میں سے پہلے مقابلہ تلاوت ہوا جو مکرم مولوی عبدالرشید صاحب تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ضلع لاہور کی صدارت میں ہوا اور منصف کے فرائض بھی مربی صاحب موصوف ہی نے ادا کئے۔ کُل ۹ اطفال اِس مقابلہ میں شریک ہوئے۔ اعجاز احمد حلقہ رحمان پورہ اوّل قرار پائے۔ محمد احمد دوم رہے۔ ۹ میں سے ۷ اطفال کی تلاوت معیاری تھی۔

مقابلہ اذان:- مکرم مربی صاحب طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے باقی مقابلوں میں شریک نہ ہو سکے۔ باقی مقابلے ناظم اطفال کے زیرِ صدارت ہوئے اور منصف کے فرائض مکرم ایڈیشنل ناظم صاحب اطفال نے ادا کئے۔ اس مقابلہ میں ۸ اطفال شامل ہوئے اس مقابلہ میں محمد احمد اوّل اور منور احمد دوم قرار پائے۔ ان دونوں کا تعلق حلقہ رحمان پورہ سے ہے۔ باقی تمام اطفال کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلاوت بھی معیاری تھی۔

مقابلہ حفظ قرآن:- اِس مقابلہ میں پانچ اطفال نے شرکت کی۔ اس میں صرف وہ اطفال شامل ہوئے جو کم از کم دس سورۃ قرآن کریم جانتے تھے۔ اِس مقابلہ میں بھی حلقہ رحمان پورہ سے تعلق رکھنے والے اطفال شاہد ندیم چوہان اوّل اور محمد احمد دوم قرار پائے۔

تقریری مقابلہ:- اِس مقابلہ میں ۴ اطفال شریک ہوئے۔ تمام نے سیرۃ النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ شاہد ندیم چوہان کی تقریر پہلے نمبر پر اور اعجاز احمد کی دوسرے نمبر پر آئی۔ ان دونوں کا تعلق حلقہ رحمان پورہ سے ہے۔

بیت بازی:- اِس مقابلہ کے لئے دو گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ میں ۶ اطفال تھے۔ یہ مقابلہ تقریباً ۱۵ منٹ تک جاری رہا۔ شاہد ندیم کا گروپ جیت گیا۔ دوسرے گروپ لیڈر کا نام عبداللطیف تھا۔ انفرادی طور پر سب سے زیادہ اشعار شاہد ندیم چوہان (رحمان پورہ) نے اور دوسرے نمبر پر مظفر احمد (رحمان پورہ) نے پڑھے۔

بیت بازی کے ساتھ ہی علمی مقابلوں کا پروگرام ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ورزشی مقابلے شروع ہوئے مگر وقت کی کمی کے باعث صرف مندرجہ ذیل مقابلے ہی ہو سکے۔ پروگرام کے مطابق ٹیبل ٹینس میچ بھی ہونے تھے مگر وقت نہ ہونے کی وجہ سے صرف ایک میچ ہی ہو سکا اور فیصلہ ہوا کہ اگلی سہ ماہی میں صرف ٹیبل ٹینس کا ایک ٹورنامنٹ مقامی طور پر منعقد کروایا جائے گا۔

دوڑ ۱۰۰ گز:- یہ دوڑ دو معیار یعنی صغیر و کبیر کے لئے علیحدہ علیحدہ ہوئی اس میں تمام اطفال (یعنی ۲۸) نے شرکت کی۔ نتائج اِس طرح رہے:-

معیار کبیر:-

اوّل:- عبداللطیف قریشی۔ رحمانپورہ

دوم:- عباس احمد شاہ "

معیار صغیر:-

اوّل:- خالد محمود چوہدری۔ رحمان پورہ

دوم:- عبدالمومن قریشی "

جھنڈا جنگ:- اِس کھیل کے لئے سات سات اطفال پر مشتمل دو ٹیمیں ترتیب دی گئیں ٹیم نمبر ۱ کے کپتان رانا سلیم اور نمبر ۲ کے عباس احمد شاہ تھے۔ عباس احمد شاہ نے ٹاس جیت کر خود جھنڈا سنبھالا اور باقی ٹیم نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے گرد دفاعی لائن قائم کر دی۔ ادھر رانا سلیم اور ان کی ٹیم نے جھنڈا حاصل کرنے کے لئے سرتوڑ کوشش کی اور بالآخر رانا سلیم کی ٹیم نے مقررہ وقت ختم ہونے سے ایک منٹ قبل جھنڈا چھین لیا۔

اختتام:- مقابلے ختم ہونے پر محترم قائد صاحب بھی حاضر تھے اور محترم محمد شفیق صاحب قیصر ایڈیٹر رسالہ تشحیذ الاذہان بھی حاضر تھے۔ محترم قیصر صاحب نے تمام حاضر اطفال میں مجلس اطفال الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن کی طرف سے مٹھائی تقسیم کی۔ محترم قیصر صاحب نے تمام اطفال سے مصافحہ کیا اور ان سے مختلف معلوماتی باتیں پوچھیں۔

(ناظم اطفال)

یوم والدین

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور شہر نے یوم والدین کا انعقاد کیا جو مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۷۲ء بروز جمعۃ المبارک مسجد فضل میں ہوا۔ یوم والدین کی اہمیت کے پیش نظر سب احبابِ جماعت تک اطلاع پہنچانے کے لئے اراکین عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ اراکین نے گھروں پر جا کر والدین کو خاص طور پر اس اجلاس میں شامل ہونے کی تاکید کی۔ اجلاس کی صدارت مکرم مبارک احمد صاحب ساہی نے فرمائی۔

اس سلسلے میں مرکز سے محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب سابق مبلغ مشرقی و مغربی افریقہ مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو مکرم حافظ محمد اکرم صاحب نے کی۔ بعدازاں تمام خدام نے کھڑے ہو کر عہد دُہرایا۔ اس کے بعد مکرم ملک مبشر احمد صاحب نائب قائد دوم نے ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ تربیتِ اولاد کے بارے میں پڑھے۔ امّا بعد مکرم شیخ سعید اللہ صاحب ناظم امور طلباء نے مشعلِ راہ سے اقتباس پڑھ کر سنایا۔ بعدازاں مکرم ناصر جمال صاحب نے کلامِ محمود سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

مکرم عزیز اللہ صاحب ناظم اطفال نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی عید ملن (پارٹی) تقریب کے موقع پر منعقدہ اطفال کے تعلیمی اور تربیتی اور ورزشی مقابلہ جات کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعد میں صدر صاحب اجلاس نے مہمانِ خصوصی کا مختصر تعارف کرایا جس کے بعد محترم صوفی محمد اسحٰق صاحب مہمانِ خصوصی نے "تربیتِ اولاد" کے موضوع پر تقریر فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب سے پیشتر آپ نے اطفال الاحمدیہ کی حوصلہ افزائی کے لئے اُن میں انعامات تقسیم کئے۔ آپ نے تربیتِ اولاد کی اہمیّت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ اولاد اللہ تعالےٰ کی ایک نعمت ہے۔ اِس نعمت کا عوضانہ ادا کرنے کے لئے جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا جائے کم ہے لیکن اولاد اسی صورت میں نعمت ہے جب کہ اولاد کی تربیت کی جائے ورنہ بغیر تربیت یہی اولاد مصیبت اور زحمت کا سبب بن جائے گی۔

آپ نے قرآن کریم اور احادیثِ نبویؐ سے وضاحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا واحد ذریعہ تربیتِ اولاد ہی ہے۔ اگر اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کی گئی تو وہ شخص دُنیا و آخرت میں کامیاب و کامران ہے۔ آپ نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا سچائی کا واقعہ سُنایا کہ والدہ کی صحیح تربیت کے پیشِ نظر ایک ڈاکو کو متقی اور پرہیزگار بنا دیا۔

آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ کر سُنائی کہ بچّہ تو اپنی نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن بعد میں اس کے والدین اسے چاہے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیں۔

تربیتِ اولاد کی اہمیّت پیش کرنے کے بعد محترم صوفی صاحب نے قرآن مجید، احادیثِ نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعودؓ کے ارشادات کی روشنی میں بچّوں کی اصلاح کے طریقے بتائے۔

۱ - بچپن میں بچّوں کی تعلیم کا خیال رکھا جائے۔ اچھے سکول کا تعلیم کے لئے انتخاب کیا جائے۔

۲ - بچّے کے فارغ اوقات کا صحیح مصرف کرایا جائے۔

۳ - بچّے کے عادات و اطوار کا خیال رکھا جائے۔

۴ - بُری صُحبت سے بچایا جائے۔

۵ - دینی کتب کا مطالعہ اور تاریخِ اسلام کے واقعات سُنائے جائیں۔

۶ - قرآن مجید سے محبت پیدا کی جائے۔

۷ - جماعتی پروگراموں میں بھی بچّوں کو شریک کیا جائے۔

آخر میں آپ نے پون گھنٹہ خطاب کرنے کے بعد فرمایا کہ اولاد کی صحیح تربیت کے لئے والدین کو اللہ تعالیٰ کے حضور اولاد کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ آخر میں مکرم میاں مبارک احمد صاحب نائب قائد اوّل نے محترم صوفی صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔ حاضری خدا تعالےٰ کے فضل سے ۔۔۔ (باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑے بدلنے کیلئے

پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم سے پہلے ایک دفعہ صوبہ پنجاب کے ایک وزیر اعلیٰ نے اپنی کابینہ کے وزیروں کو اپنی کوٹھی پر دعوت دی۔ کھانے کے بعد باتوں میں بہت دیر ہو گئی اِس لئے میزبان وزیر اعلیٰ نے اپنے وزیروں میں سے ایک وزیر صاحب سے کہا "سردار جی! سب مہمانوں میں سے آپ کا گھر زیادہ دُور ہے اِس لئے بہتر ہو گا کہ آپ رات یہیں آرام کریں"۔

اُس وزیر نے وزیر اعلیٰ صاحب کی اس پیشکش کو اپنے لئے عزّت کا موجب سمجھا اور کہنے لگا "بہت اچھا حضور!"

وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے ملازموں کو حکم دیا کہ سردار صاحب کے لئے سونے کا انتظام کر دیا جائے اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے۔ یہ حکم دے کر وزیر اعلیٰ صاحب خود آرام کرنے چلے گئے۔

جب تمام مہمان رخصت ہو گئے تو ملازمین نے سردار صاحب کے لئے ایک آرام دہ کمرہ کھول کر اس میں صاف اور عمدہ بستر لگا دیا۔ سردار صاحب کو اِدھر اُدھر دیکھا مگر ان کا کچھ پتہ نہ چلا، ملازم بھی دن بھر کے تھکے ہوئے تھے اِس لئے وہ یہ سمجھ کر سو گئے کہ سردار صاحب اپنے گھر چلے گئے ہونگے۔

رات کے کوئی دو بجے کا وقت تھا کہ سردار صاحب موٹر کار کا ہارن اتنے زور زور سے بجاتے ہوئے آ پہنچے کہ نہ صرف نوکر جاگ بلکہ خود وزیر اعلیٰ صاحب اور ان کے گھر والے بھی جاگ اُٹھے۔ وزیر اعلیٰ صاحب گھبرا کر باہر آئے اور حیران ہو کر پوچھا؟ سردار جی! یہ نوکر لوگ آپ کو بہت تلاش کرتے رہے تھے آپ کہاں چلے گئے تھے؟ سردار جی بولے "جناب! ذرا کپڑے تبدیل کرنے اپنے گھر گوجرانوالہ چلا گیا تھا اور اب وہیں سے آپ کے ہاں آرام کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخری قسط

ماچس کی کہانی

۱۹۶۱ء میں "سیفٹی ماچس" تیار کی گئی۔ سیفٹی ماچس کا مطلب ہے محفوظ ماچس۔ اس ماچس کی تیلیوں میں جو مسالا لگایا گیا اس میں آگ پیدا کرنے والی چیزیں بہت کم مقدار میں ملائی گئیں۔ لُوسی فر ماچس کی تیلیوں پر جو مسالا لگا ہوتا تھا اس کو تیلیوں پر لگانے کی بجائے اس کا کچھ حصّہ ماچس کی ڈبیا پر لگایا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ جب تک ان دونوں مسالوں کو رگڑا نہ جائے آگ پیدا نہ ہو۔ یہی ماچس آج تک استعمال ہو رہی ہے۔ اِس ماچس کی تیلی زمین پر رگڑنے سے نہیں جل سکتی اور نہ آپس میں تیلیوں کی رگڑ سے آگ پیدا ہو سکتی ہے۔

دیکھنے میں تو یہ ماچس بہت معمولی سی چیز ہے لیکن تم اندازہ نہیں لگا سکتے کہ ماچس کی یہ چھوٹی سی تیلی جسے ہم رگڑ کر پھینک دیتے ہیں کتنی محنت سے تیار کی جاتی ہے۔ ہمارے استعمال میں آنے والی بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو بڑے بڑے کارخانوں میں تیار ہوتی ہیں لیکن اچھے کاریگر انہیں مشین کے بغیر ہاتھ سے بھی بنا لیتے ہیں۔ ماچس کی یہ ننھی تیلیاں کوئی شخص اپنے ہاتھ سے تیار نہیں کر سکتا۔ اگر تم ماچس کے کارخانے میں جا کر وہاں کام کرنے والی مشینوں کو دیکھو تو حیران رہ جاؤ کہ اتنی چھوٹی سی چیز کتنی بڑی مشینوں پر بنائی جاتی ہے۔

ماچس کی تیلیاں ایک خاص قسم کی لکڑی سے تیار ہوتی ہیں۔ درختوں کے گول تنے جب ماچس کے کارخانے میں پہنچتے ہیں تو سب سے پہلے ایک بڑی مشین کے ذریعے اُن کے اُوپر سے چھال اُتار دی جاتی ہے پھر ایک مشین سے لکڑی کے باریک باریک تختے کاٹے جاتے ہیں۔ تیلیوں کے لئے جو تختے بنائے جاتے ہیں وہ ایک انچ کے دسویں حصّے کے برابر موٹے ہوتے ہیں لیکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈبیا بنانے کے لئے انہیں اَور بھی باریک کاٹنا پڑتا ہے۔ ان تختوں سے چھوٹی چھوٹی پٹّیاں کاٹی جاتی ہیں۔ پھر انہیں ایک مشین میں رکھ دیا جاتا ہے جہاں ایک بھاری اور تیز چُھری سے تیلیاں بنتی ہیں اور کٹ کٹ کر نیچے گِرتی رہتی ہیں۔ ماچس بنانے کی اِس مشین کی سب سے انوکھی بات یہ ہے کہ لکڑی کے تختے کاٹنے کے بعد سے ماچس بننے تک سارے کام مشین خود بخود کرتی رہتی ہے۔ تیلیاں کٹ کر خود ہی آگے سرکتی اور ایک نالی میں گرتی ہیں۔ اِس نالی کے نیچے کچھ ڈبّے رکھے ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ آگے سرکتے رہتے ہیں۔ اَب یہ تیلیاں ایک سوراخ دار پٹے پر گرتی ہیں اور سوراخوں کے اندر سیدھی کھڑی ہو جاتی ہیں۔ سامنے ایک بڑے سے برتن میں تیلیوں کے سرے پر لگانے کے لئے مسالا تیار ہے۔ یہ مسالا گوند، پِسے ہوئے شیشے، گندھک، پوٹاش، میگنیز، ڈوکسائڈ اور آئرن اوکسائڈ کو پانی میں گھول کر تیار کیا جاتا ہے۔

جب تیلیوں والا پٹا سرکتا ہُوا اس برتن کے اُوپر سے گزرتا ہے تو تیلیوں کے سرے مسالے میں ڈوب جاتے ہیں۔ جب تک یہ مسالا سُوکھ نہ جائے تیلیاں پٹے میں لگی مشین کے اندر اِدھر سے اُدھر گھومتی رہتی ہیں اور کوئی گھنٹہ بھر کی چہل قدمی کے بعد جب مسالا سُوکھ جاتا ہے تو یہ تیلیاں پٹے سے علیٰحدہ ہو کر ایک نال میں گِرتی ہیں۔ اِس نال کے نیچے ماچس کی چھوٹی چھوٹی ڈبّیاں تیار رکھی ہیں۔ جونہی ایک ڈبیا میں تیلیاں بھر گئیں وہ آگے سرکتی ہے اور دوسری خالی ڈبیا اس کی جگہ آجاتی ہے۔

ماچس کی یہ ڈبیاں مشین کے دوسرے حصّے میں تیار ہوتی ہیں۔ ڈبیوں میں تیلیاں بھر جانے کے بعد ایک مشین کے ذریعے انہیں بند کر دیا جاتا ہے۔ یہ تمام ڈبیاں خود بخود ایک سیدھی قطار میں ایک مشین پر سرکتی رہتی ہیں جہاں ایک گھومنے والا گول برش لگا ہوتا ہے۔ ڈبیاں اس برش کے سامنے سے گزرتی ہیں تو اُن کے دونوں طرف مسالا لگ جاتا ہے۔ پھر یہ ڈبّیاں ایک اَور مشین میں سے گزرتی ہیں جہاں بجلی کے پنکھوں اور ہلکی ہلکی گرمی کی مدد سے اُن کا مسالا خشک کر دیا جاتا ہے۔

ماچس تیار کرنے کی یہ مشین سارے کام اتنی پھُرتی اور صفائی سے کرتی ہے کہ انسان اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ماچسوں کے ہر اچھے کارخانے میں ایک مشین گھنٹہ بھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں کوئی دس لاکھ ماچس کی تیلیاں بنا کر انہیں پچیس ہزار ڈبیوں میں بھرتی ہے۔ یہ ڈبیاں خود بخود چلنے والی ایک مشین کے ذریعے پیکٹ بنانے کی مشین تک پہنچ جاتی ہیں۔ یہ مشین بارہ بارہ ڈبیوں کو اکٹھا کر کے اُن کے پیکٹ تیار کرتی ہے اگر تم ماچس کی بارہ ڈبیوں کو جمع کر کے اُن کا پیکٹ بناؤ تو کم از کم پانچ منٹ ضرور لگیں گے لیکن یہ مشین ایک سیکنڈ میں ایک پیکٹ تیار کر دیتی ہے۔

جب پاکستان بنا تو یہاں ماچس بنانے کے صرف دو کارخانے تھے اور ہم باہر کے ملکوں سے ماچس منگاتے تھے لیکن اب ملک میں ماچس بنانے کے بہت سے کارخانے کھل گئے ہیں اور ملک کی ضرورت کے مطابق ماچسیں تیار ہونے لگی ہیں۔

ماچس بنانے کے زیادہ تر کارخانے مشرقی پاکستان میں چٹاگانگ کے آس پاس کے علاقے میں ہیں۔ اِس علاقے میں ماچس بنانے کے لئے اچھی لکڑی آسانی سے مِل سکتی ہے۔

پاکستان میں ماچس بنانے کا سب سے پُرانا کارخانہ لاہور کے قریب شاہدرے میں ہے ٭

٭

محفلِ تشحیذ

— بقیہ صفحہ ۲ —

پھر احمدی بچّوں کو یہ بھی شوق ہوتا ہے کہ وہ اپنے غیر احمدی بھائیوں کو بھی بتائیں کہ حضرت مہدی معہود کون تھے اور ان کی روز کی زندگی کس طرح گذرتی تھی۔ یہ سب باتیں اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے ذریعہ سے بیان ہوئی ہیں۔

کتاب کی قیمت صرف ایک روپیہ ہے ٭

لطیفہ

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی نہانے کے لئے غسل خانے میں گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد غسل خانے میں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔ اس کی بیوی بھاگی بھاگی گئی اسنے پوچھا کیا ہوا ہے۔ اُس آدمی نے کہا میرا کوٹ گر گیا تھا۔ اس کی بیوی نے کہا آواز تو بڑے زور کی آئی تھی۔ آدمی نے جواب دیا اتفاق سے کوٹ کے اندر میں بھی تھا۔

(عبدالکریم طاہر۔ میرپور (آزاد کشمیر)

Monthly **TASH-HEEZ-UL-AZHAN** Rabwah

Editor : **Muhammad Shafiq Qaiser**

Wafa 1351 H.S. July, 1972 Regd. No. L 7128

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام اطفال احمدیت کا سالانہ اجتماع مورخہ ۵ - ۶ اور ۷ اخاء ۱۳۵۱ ہش بمطابق ۵ - ۶ اور ۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء ربوہ میں منعقد ہوگا - (انشاءاللہ تعالیٰ) تمام مجالس کم از کم ایک طفل بطور نمائندہ ضرور بھجوائیں - زیادہ جتنے چاہیں بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں -

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا کہ ”میں تیرے ماننے والوں کو دنیا کے استاد بناؤں گا“ پیارے بچو ! دنیا کے استاد بننے کے لئے عالی دماغ ہونا ضروری ہے اور دماغ کو طاقت دینے کے لئے

★ مقوی دماغ گولیاں ★

از حد مفید ہیں اچھے طالب علم اور ذہنی کام کرنے والے ہمیشہ انہیں استعمال کرتے ہیں آپ بھی یہ گولیاں استعمال کیا کریں تا کہ جلد جلد علم کے خزانے سمیٹ سکیں -

حکیم نظام جان اینڈ سنز

گوجرانوالہ و ربوہ

صرف ٹائٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا -